نقد و تبصـره

کتاب کا نام : قصاص و دیت

مرتبین : محمد میاں صدیقی : معاونین ، صاحبزادہ ساجدالرحمن۔
علی احمد انصاری

صفحات : ۲٦۰ قیمت ۵۰ روپے ۔

ناشـر : ادارہ تحقیقات اسلامی ، اسلام آباد

اسلامی حکومت کے فرائض میں خاص طور پر تین فرض بنیادی حیثیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ کفالت ، عدالت اور حفاظت ۔ موجودہ حکومت اپنی ان تینوں ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی ہے چنـانچہ اس حـکومت نے عشر و زکوۃ کے نظام کو بحـال کیا تاکہ ملک کے غریب اور نادار افراد کی معاشی امداد کی جائے کفالت کے دوسرے ذرائـع کو عمـلی جامہ پہنانے کیلئے کوششیں جاری ہیں ۔ اسی طرح موجودہ حکومت عوام کو عدل و انصاف کے حصول کے لیے نظام عدالت میں بھی تبدیلی کی خواهش رکھتی ہے اس سلسلے میں نظام قضا کے اجراء کی تیاری جـاری ہے تاکہ ہر شخص کو سستا اور جلد انصاف مہیا ہو سکے ۔

مال کی حفاظت کے لیے سرقے اور ڈاکہ کی اسلامی سزا کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے حد قذف کا قانون نافذ کیا جا چکا ہے ، عقل کی حفاظت کے لیے شراب اور دیگر منشیات کی اسـلامی سزا نافـذ کی گئی ہیں ، فحاشی کے انسـداد اور نسل انسانی کے تحفظ کے لیے حد زنا کا قانون بھی نافذ کر دیا گیا ہے ۔ دیت و قصاص کے اسلامی قوانین کی تدوین اور تنفیذ کے انتظـامـات کیے جا رہے ہیں ۔

ادارہ تحقیقـات اسلامی اسلام آباد بھی اسی سلسلے میں قـابل قدر

خدمات انجام دے رہا ھے، اسکی مجلس منتظمہ تراجم و مصادر قانون **اسلامی نے نوے کتب** کی فہرست تیار کی ھے انکے تراجم اور انکی اشاعت زیر عمل ھے اور چند کتب مرتب کر کے شائع کی جا چکی ھیں ۔

مجھے جو کتاب تبصرے کے لیے سونپی گئی ھے وہ قصاص ودیت کے قانون پر مشتمل ھے اس کتاب کو ادارے کے ایک معزز سکالر جناب **مولانا محمد میاں** صدیقی نے ترتیب دیا ھے ۔ **یہ کتاب اپنے موضوع** اور **معلوماتی** مندرجات کے لحاظ سے نہایت اھم اور مفید ھے۔ یہ کتاب نشان دھی کرتی ھے کہ اسکے مرتب نے بڑی **محنت ، کثیر مطالعہ اور اپنی تمام تر** صلاحیت کو بروئے کار لاکر کتاب تیار کی ھے۔

اس کتاب میں سترہ ابواب ھیں پہلا باب قتل کے متعلق گیارہ آیات قرآنیہ اور انکے تراجم پر مشتمل ھے دوسرے باب میں ۳۰ عدد احادیث (۱) مبارکہ ذکر کی گئی ھیں جن میں قتل کے مختلف اقسام اور انکے احکام بیان کیے گئے ھیں تیسرے باب میں جرائم اور جنایت کے لغوی و **اصطلاحی** معانی اور انکے اقسام و انواع بیان کئے ھیں **چوتھے باب میں** قتل کے اقسام اور ھر قسم کی تعریف اور ان سے متعلق **فقہی** مسالک کے اختلافات کو علیحدہ ذکر کیا ھے **پانچویں** باب میں قتل موجب قصاص کے جزئیات اور آلہ قتل کی مختلف صورتیں بیان کی ھیں چھٹے باب میں جن صورتوں میں **قصاص** واجب نہیں **انکی متعدد** جزئیات اور انکے احکامات بیان کیے ھیں ساتویں باب میں اعضاء انسانی کے قصاص کی تفصیلات ذکر کی ھیں آٹھویں باب میں مختلف زخموں کے انواع اور انکے تاوان اور سزا کا ذکر کیا ھے ۔ نویں باب میں جان اور اعضاء کی دیت کی تفصیلات دی ھیں دسویں باب میں ثبوت جرم اور شہادت کی تعریف اور اسکے شرائط کا بیان ھے گیارھویں باب میں **آلۂ قتل** اور اعتبار حالت قتل سے متعلق فقہی مذاھب کا اختلاف اور قصاص کے دعویداروں کی تفصیلات بیان کی ھیں، بارھویں باب میں راستوں میں حوادث اور قتل بالسبب کے احکام بیان کئے گئے ھیں، تیرھویں باب میں اسقاط حمل اور جنین کی ھلاکت کے احکام ذکر کئے ھیں چودھویں باب میں جانوروں کے ذریعہ نقصانات اور انکے مالک پر تاوان کا ذکر ھے، پندرھویں باب میں قاتل کو معاف کرنے یا اس سے مصالحت کرنے کے احکامات بیان کیے گئے

ھیں، سولھویں باب میں قاتل کی عاقلہ اور اسکی برادری اور ورثاء کی ذمہ داری کا بیان ھے، سترھویں باب میں جس آبادی ، علاقے میں مقتول پایا جائے اسکے باشندوں پر قسامت کے احکام کی تفصیلات بیان کی گئی ھیں ۔

یہ کتاب قصاص و دیت انتہائی مفید ھے اور اپنے موضوع کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی روشنی ڈالتی ھے، فقہی مذاھب اربعہ کے اختلافات اور اس سلسلے کی کثیر معلومات کی حامل ہے ۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے کار پردازان پوری قوم کی طرف سے تبریک و تحسین کے مستحق ھیں جو پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کو تیز تر کرنے کے لیے نہایت اھم اور ضروری موضوعات پر مشتمل کتابوں کی تدوین و ترتیب کا کام انجام دے رھے ھیں ۔

بعض مقامات پر مرتب سے تسامح بھی ھوا ھے مثلاً ص ۱٦۵ پر عورت کی دیت کے سلسلے میں فتاوی عالمگیری کا جو حوالہ دیا گیا ھے وہ فتاوی مذکور میں اسطرح نہیں ھے مرتب کو اسکے سمجھنے میں مغالطہ ھوا ھے ۔ نیز ص ۸۸ پر کہا گیا ہے کہ چاروں فقھی مذاھب میں اقسام قتل کی تشریح بیان کی جائیگی لیکن فقہ مالکی کا مسلک بیان نہیں کیا گیا ص ۱۰٦ پر قتل قائم مقام خطا کے احکام اور اسکے نتائج میں میراث سے محرومی کا ذکر نہیں کیا گیا ۔ امید ھے کہ آیندہ طباعت کے موقع پر ان تسامحات کو دور کر دیا جائیگا ۔

(مفتی محمد حسین نعیمی)
ناظم دارالعلوم جامعہ نعیمہ لاھور
ممبر وفاقی مجلس شوری ، پاکستان